خلافت لائبریری ربوہ

جمعرات | 5 دسمبر 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 278 | جمعرات 23 رجب 1417ھ 5 فتح 1375ہش 5 دسمبر 1996ء

اگر کوئی نجات اور ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو اپنی زندگی وقف کرے

میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ اور ابدی زندگی کا طلب گار ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری (عبادات) اللہ ہی کے لئے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کے ایمان کا بھی کمال یہی ہے کہ تخلق باخلاق اللہ کرے۔ یعنی جو جو اخلاق فاضلہ خدا میں ہیں اور صفات ہیں ان کی حتی المقدور اتباع کرے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً خدا تعالیٰ میں عفو ہے۔ انسان بھی عفو کرے۔ رحم ہے۔ حلم ہے۔ کرم ہے۔ انسان بھی رحم کرے۔ حلم کرے۔ لوگوں سے کرم کرے۔ خدا تعالیٰ ستار ہے۔ انسان کو بھی ستاری کی شان سے حصہ لینا چاہئے اور اپنے بھائیوں کے عیوب اور معاصی کی پردہ پوشی کرنی چاہئے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی کی کوئی بدی یا نقص دیکھتے ہیں جب تک اس کی اچھی طرح سے تشہیر نہ کر لیں ان کو کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ حدیث میں آیا ہے جو اپنے بھائی کے عیب چھپاتا ہے خدا تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ انسان کو چاہئے شوخ نہ ہو۔ بے حیائی نہ کرے۔ مخلوق سے بدسلوکی نہ کرے۔ محبت اور نیکی سے پیش آوے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 608)

شکووں کو بھلا کر بھلائی اور نیکی کو یاد رکھنا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بعض لوگ دیر تک شکووں کو یاد رکھتے ہیں۔ ایک شخص نے لکھا ہے کہ یہاں ایک میت ہو گئی اور اس کے لواحقین نے کہا مرنے والی نے کہا تھا۔ فلاں فلاں عورتیں میرے جنازے پر نہ آئیں۔ مرنے والی تو مر گئی اب یہ زندوں کے سر پر تھا کہ اگر اس قسم کی بات ہوئی بھی تھی تو اس کا ذکر نہ کرتے۔ اس طرح گویا وہ ان شکووں کو پھر تازہ کرتے ہیں جو ایک فریق کے مرنے سے مٹ چلے تھے۔ اگر کسی مرنے والی نے ایسا کہا ہو۔ تو میں کہوں گا وہ ہذیان تھا یا بیماری کا اثر کہ اس نے ایسی باتیں کہیں۔ ورنہ جب موت قریب ہوتی ہے تو اس وقت مرنے والا یہ دیکھ کر کہ میں کوئی دم کا مہمان ہوں اپنے قلب سے ہر قسم کے بغض نکال دیا کرتا ہے۔ چنانچہ یہ ایک عام بات ہے اور ہر شخص جانتا ہے کہ لوگ جب موت کے قریب ہوتے ہیں تو اکثر دوسروں سے کہے سنے کی معافی مانگتے ہیں اور خود بھی دوسروں کی خطائیں اور قصور معاف کر دیتے ہیں۔ پس ایسے وقت میں جبکہ لوگ تلاش کر کر کے قصوروں کی معافی کراتے ہیں۔ یہ کہنا کہ کسی مرنے والی نے ایسی وصیت کی تھی۔ بالکل فضول ہے اور پھر اس کے مطابق عمل کرنا یہ اور بھی واہیات سی بات ہے۔ کیونکہ جب یہ ایک عام بات ہے کہ ایسے وقت میں لوگ دوسروں سے معافی مانگتے اور خود بھی ان کو معافی دیتے ہیں۔ تو اگر کوئی اس قسم کی بات کرے اور قسم کی وصیت کرے کہ فلاں عورت میرے جنازے پر نہ آئے۔ یا فلاں مرد میرے جنازے کو ہاتھ نہ لگائے تو یہ یا تو بیماری کا اثر ہے یا ہذیان ہے۔ جس کی فی الحقیقت کوئی اصل نہیں اور جب اس قسم کی باتیں ہذیان سے زیادہ نہیں۔ تو پھر زندوں کا اس کے مطابق عمل کرنا درست نہیں۔

عربوں میں تو یہ دستور تھا کہ کسی کی جانکنی کے وقت وہ لوگوں کو پکڑ پکڑ کر لاتے اور ان سے مرنے والے کو معافی دلاتے اور اس سے ان کو اور اگر جانکنی کے وقت کسی کو زیادہ تکلیف ہوتی تو وہ سمجھتے کہ شائد اس کی معافی نہیں ہوئی اور جب کبھی اس قسم کا واقعہ ہوتا وہ شہر والوں اور تمام ان لوگوں کے پاس جاتے۔ جن کے ساتھ مرنے والے کا تعلق ہوتا یا جن کے ساتھ اس کا پیار و محبت ہوتا تھا۔ ان کو لا کر معافی کراتے۔ پس جبکہ یہ ایک عام بات ہے اور مرتے وقت انسان ایسے خیال رکھتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ معافی کرا اور کرا لوں۔ تو یہ امید نہیں رکھی جاتی کہ کوئی مرنے والا ایسی وصیت کر جائے کہ جس کے مرنے کے بعد بھی جھگڑا پیدا ہو یا وہ اس قسم کی کوشش کرے کہ اس جھگڑے کو جو اس کی

باقی صفحہ 7 پر

وہ عملِ نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجے پر ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم میجر (ر) حمید احمد کلیم صاحب دارالصدر شمالی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کاہلوں C-134 ماڈل ٹاؤن لاہور تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور زید بن النہیان ہسپتال میں داخل ہیں ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم چوہدری ظفر اللہ خان طاہر صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 25-نومبر 1996ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے منزہ ظفر نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب ٹورانٹو کینیڈا کی پوتی اور مکرم بشیر احمد صاحب وفات یافتہ گلشن پارک لاہور کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم جاوید ناصر ساقی صاحب مربی سلسلہ حلقہ نارنگ ضلع شیخوپورہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 96-11-26 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم حکیم محمد یار صاحب زعیم انصار اللہ آف کچھری بھٹیاں کا پوتا اور مکرم حافظ محمد یوسف صاحب دارالنصر غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور لمبی عمر والا بنائے۔

○ مکرم زاہد ارشاد صاحب بیوت الحمد ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 96-11-22 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام ثانیہ انعم تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم ارشاد احمد شکیب صاحب (وفات یافتہ) جیکب آباد کی پوتی اور مکرم حکیم نذیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ کی نواسی ہے۔ نومولودہ کے نیک، خادم دین اور درازی عمر پانے کے لئے احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

اعلان

○ جماعت احمدیہ گولیکی ضلع گجرات کے لئے کلام الہیٰ کے ایک قاری کی ضرورت ہے۔ ماہانہ مناسب الاؤنس کے علاوہ رہائش کی سہولت بھی میسر ہوگی۔ خواہش منداحباب اپنے امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواست دفتر نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ میں ارسال کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

5- فتح 1375 ہش 5 - دسمبر 1996ء

انسان کی نظر ظاہر پر ہے

انسان تو ظاہر پر ہی قیاس کر سکتا ہے جیسا کوئی نظر آتا ہے ہم اس کے متعلق ویسے ہی خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ ظاہری اعمال اور دل کا خیال دو مختلف چیزیں ہیں اگر ان کو ہم آہنگ کر لیا جائے تو یہ بات اخلاص کا باعث بنتی ہے اور اگر ان دونوں میں تضاد پیدا ہو جائے تو یہی بات نفاق اور ریاء کا باعث بن جاتی ہے۔ اور انسان جو کچھ اسے ظاہر کرتا ہے اسی کو دلیل بنا کر دوسروں کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے۔ اگر ہم ایک شخص کو عبادت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ یہ شخص بڑا نیک ہے لیکن کون جانتا ہے کہ عبادت کرنے کی اس کی غرض کیا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے لئے عبادت کر رہا ہے یا وہ لوگوں کو دکھانے کے لئے ایسا کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کے لئے عبادت کر رہا ہے تو وہ مخلص ایماندار ہے اور اگر وہ لوگوں کو دکھانے کے لئے ایسا کر رہا ہے تو یقیناً اسے ریاکار ہی کہا جائے گا۔ لیکن ان دونوں باتوں کے درمیان اتنی باریک لکیر کھنچتی ہے کہ صحیح طور پر اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا۔ اگرچہ اس بات کا تو امکان ہوتا ہے کہ زیادہ دیر تک ریاکاری نہیں چلتی۔ کچھ عرصے کے لئے تو لوگ اس بات کو نہیں سمجھ سکتے کہ مخلص ہے یا ریاکار لیکن انجام کار یہ بات کھل جاتی ہے کہ وہ کیا ہے۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے ہر کام کو اخلاص کے ساتھ کریں۔ ہر کام کے لئے اپنے دل اور اپنے ظاہر کو ایک دوسرے سے ہم آہنگ کریں۔ یہ بات خدا تعالیٰ کو بھی پیاری ہے اور نتائج کے لحاظ سے بھی یہی بات ہمارے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ اگر انسان عبادت بھی کرے اور اس کا اسے فائدہ بھی نہ ہو تو اس عبادت کا کیا مطلب۔ فائدہ اسی صورت نہیں ہو گا کہ اس کی عبادت بھی ریاکاری ہو گی۔ اگر ہم اپنے دل کو اپنے اعمال کے ساتھ ساتھ چلائیں یا یوں کہئے کہ اپنے اعمال کو اپنے دل کے ساتھ ساتھ چلائیں تو ہمیں اس بات کا یقین ہو گا کہ ہم نہایت اخلاص کے ساتھ کام کر رہے ہیں جو کچھ ہمارے دل میں ہے وہی ہماری زبان پر ہے اور جو کچھ ہماری زبان پر ہے وہی ہمارے اعمال کا محرک ہے۔ لیکن یہاں بھی یہ بات سوچنے والی ہے کہ دل جیسا بھی ہو گا اس کے متعلق ہمیں سوچنا پڑے گا۔ یہ کہہ دینا کہ دل اور زبان اور ہمارے اعمال ہم آہنگ ہوں۔ کافی نہیں۔ کیونکہ اگر خدانخواستہ دل میں گند ہے تو ہماری زبان اور ہمارے اعمال بھی پاک اور صاف نہیں ہو سکتے۔ لیکن عام طور پر ہوتا یہی ہے کہ دل تو صاف ہوتا ہے لیکن ہم اسے اپنے اعمال کے ساتھ ہم آہنگ نہیں کرتے۔ انسان کی فطرت نیک ہے اور اس کی فطرت کا دل کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ دل کو اگر صاف اور پاک رکھا جائے تو اعمال بھی پاک اور صاف ہوتے ہیں۔ اور ایسا ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اس کے فیوض سے متمتع ہونے لگتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کو تو نیکی پسند ہے دل کی پاکیزگی اور صفائی پسند ہے۔ اور یہی دل کی نیکی اور پاکیزگی انسان کو اچھے اعمال پر آمادہ کرتی ہے اور اس میں ایک عزم پیدا کرتی ہے کہ اس نے گناہ سے دور رہنا ہے اور نیکیوں کے قریب جانا ہے ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کرنے کی بھی اس کے دل میں خواہش پیدا ہونے لگتی ہے۔ اس کا سب سے آسان گر یہ ہے کہ انسان ہمیشہ توبہ کرتا رہے اور توبہ سوچ کر کرے۔ صرف توبہ توبہ کہنے سے کام نہیں بن سکتا توبہ کے متعلق اس طرح سوچے کہ اس میں خامیاں کیا ہیں وہ کن گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے اور پھر توبہ کے نتیجہ میں ان خامیوں کو بھی دور کرے اور یہ بھی عزم کرے کہ جو گناہ میں کرتا تھا آئندہ نہیں کروں گا۔ اگرچہ انسانی فطرت کمزور ہونے کی وجہ سے وہ آئندہ بھی وہ گناہ کر سکتا ہے۔ لیکن اس کا اخلاص کے ساتھ ارادہ یہ ہونا چاہئے کہ آئندہ میں گناہ نہیں کروں گا۔ جب وہ یہ ارادہ کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے توبہ کرتا ہے تو اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اگر آئندہ گناہ سرزد ہو اور پھر توبہ کرے تو پھر وہ گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ ہوتا صرف اس صورت میں ہے کہ انسان توبہ کو نہایت اخلاص کے ساتھ استعمال کرے دل میں یہ عزم پیدا کر کے کہ جس بات سے میں توبہ کر رہا ہوں اس میں پھر ملوث نہیں ہوں گا۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے کہ انسان تو جیسا انسان کو دیکھتا ہے۔ ویسا ہی اسے سمجھتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ چونکہ انسان خطا کا پتلا ہے اس سے کئی خطائیں سرزد ہوتی ہیں۔ بعض ایسی جو لوگوں کو نظر آجاتی ہیں اور بعض ایسی جو نظر نہیں آتیں۔ جو خطائیں نظر نہیں آتیں انہیں خدا تعالیٰ کی ستاری چھپا لیتی ہے۔ ان کی نیکیاں ظاہرا طور پر سامنے آتی ہیں اور لوگ انہیں نیک سمجھتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ جس کی نیکیاں سامنے آئیں اسے نیک ہی سمجھنا چاہئے۔ اس کے متعلق بدظنی نہیں کرنی چاہئے۔ اگرچہ خدا تعالیٰ نے اس کی بے شمار خامیوں کو چھپایا ہوا ہو اور ان کی ستاری کی ہوئی ہو۔ لیکن ہمیں جو کچھ نظر آتا ہے وہ چونکہ نیکیاں ہی نیکیاں ہیں اس لئے ہمیں ایسے شخص کو نیک ہی سمجھنا چاہئے۔ اس طرح ایک دوسرے پر اعتماد بھی بڑھتا ہے اور معاشرے میں لوگ نیکی کی پذیرائی بھی کرتے ہیں۔ اگر بغیر جانے بوجھے ہم لوگوں میں کیڑے نکالنے لگیں تو حقیقت میں بھی ان میں کیڑے موجود تو ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے ستاری کی ہوئی ہوتی ہے۔ ہمارا فعل ناجائز ہو جاتا ہے۔ ہمیں ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ بلاوجہ برائیاں لوگوں کی طرف منسوب کریں اور ان کی اشاعت کرتے پھریں۔

پس بدظنی سے رکنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ جیسا کوئی نظر آتا ہے ویسا ہی اسے سمجھا جائے اور اس پر اعتماد کیا جائے تاکہ اس طرح نیکیوں کی پذیرائی ہو اور بدیاں یا برائیاں خدا تعالیٰ کی ستاری کے ماتحت چھپی رہیں۔ اور معاشرہ بہتر زندگی گذار سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالباسط شاہد

بڑھتی رہے خدا کی محبّت خدا کرے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد کی بعض نہایت پر اثر اور مفید نصائح درج ذیل ہیں۔ ان نصائح پر عمل کر کے ہم ہمیشہ ہی اچھے نتائج اور برکات حاصل کر سکتے ہیں۔

1940ء میں بعض احباب نے منذر خواب دیکھے اور حضرت امام جماعت ثانی کی خدمت میں تحریر کئے۔ حضرت صاحب نے مختلف صدقات دیئے اور ایک وصیت بھی تحریر کی جس میں آپ نے فرمایا۔

"میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ تقویٰ۔ خدا تعالیٰ پر توکل اور دین کی اشاعت کے لئے اپنے اندر جوش پیدا کریں اور اتحاد جماعت کو کبھی ترک نہ کریں۔ اگر وہ ان باتوں پر قائم رہیں گے (کلام الہٰی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں گے اگر وہ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی آواز پر ہمیشہ کان رکھیں گے اور ان کے پیغام کا جواب اپنے دلوں سے دیتے ہوئے دنیا تک اسے پہنچاتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کا حافظ و ناصر رہے گا اور کبھی دشمن ان کو ہلاک نہ کر سکے گا بلکہ ان کا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے پڑے گا۔

میں یہ بھی اعلان کرتا ہوں.... کہ میری جائیداد جو بھی قرضہ کی ادائیگی کے بعد بچے اس کی آمد کا دسواں حصہ میرے ورثاء صدر انجمن احمدیہ کے حوالے کر دیا کریں تاکہ وہ اشاعت کے کام پر خرچ کیا جائے۔ مگر یہ شکریہ بھی کافی نہیں ایک کام جماعت کا اور بھی ہے جو توجہ کا مستحق ہے اور جس کی طرف سے جماعت کے احباب اکثر غافل رہتے ہیں اور وہ اس کے غرباء ہیں سو میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد کا ایک اور دسواں حصہ (جو قرض ادا کرنے کے بعد بچے) غرباء، مساکین، یتامیٰ اور بیواؤں کے لئے وقف ہوگا۔.... میں اپنی اولاد سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی زندگیوں کو دین کے لئے خرچ کریں گے اور دنیوی ترقیات کو دین کی ضرورتوں پر قربان کریں گے ... خدا تعالیٰ ہمارا انجام بخیر کرے اور ہمیں اپنی رضا پر چلنے کی توفیق دے اور ہمارا مرنا، جینا اسی کے لئے ہو۔ (الفضل 40-7-25)

سادہ زندگی بسر کرنے کی تلقین کرتے ہوئے حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"اس امر کو اچھی طرح سمجھ لو کہ تعیش کے سامان خواہ کس قدر کم ہوں یقینی طور پر وہ امیر اور غریب میں دوری پیدا کر دیتے ہیں ہمارے ہاں عام طور پر زیادہ قیمتی قالین استعمال نہیں کئے جاتے امراء کے ہاں ہوتے ہیں لیکن ایسے امراء بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ عام طور پر لوگ فرش پر دریاں یا چادریں وغیرہ بچھا دیتے ہیں لیکن باوجود اس کے کہ ان کے ہاں کوئی قیمتی قالین نہیں ہوتے اگر گاؤں کی کوئی عورت آجائے اور وہ اس فرش پر بیٹھ جائے تو وہ برا مناتے ہیں کہ اس کے بیٹھنے کی وجہ سے ہمارا فرش میلا ہو گیا۔ اب دیکھو یہ ایک بعد ہے جو اس معمولی سامان کی وجہ سے امیر اور غریب میں پیدا ہو گیا۔ اگر یہ فرش نہ ہوتا تو اس غریب عورت کی تحقیر دل میں پیدا نہ ہوتی پس ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہم اس بُعد کو دنیا سے مٹا دیں.... پس تعیش کے سامان کو مٹاؤ۔ اپنی زندگیوں کو سادہ بناؤ اور اس امر کو سمجھ لو کہ سادہ زندگی دلوں میں محبت پیدا کرتی ہے اور فسادوں اور لڑائیوں کو دنیا سے دور کرتی ہے۔ میں پھر کہتا ہوں اپنی زندگیوں کو سادہ بناؤ اور (اللہ) کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرو تاکہ دنیا تمہارے لئے بھی جنت بن جائے اور تمہارے دوسرے بھائیوں کے لئے بھی جنت بن جائے۔ اے میرے رب تو ہمیں اس کی توفیق دے"

"سستیاں بہت ہو چکیں۔ اب وقت ہے تم میں سے چھوٹا بڑا بے پڑھا اور عالم سب خدمت دین کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ تم میں جاہل کوئی نہیں۔ بے پڑھے لکھے ہونا جہالت نہیں جاہل وہ ہے جس کو خدا کی معرفت نہ ہو۔ حضرت مسیحؑ نے خوب کہا ہے کہ انسان روٹی سے زندہ نہیں رہتا بلکہ خدا کے کلام سے زندہ رہتا ہے پس تمہیں عرفان حاصل ہے۔ تمہیں خدا کی طرف سے ایک دولت ملی ہے اور تمہیں ایک قوت اور ہتھیار دیا گیا ہے۔ اگر تم اس طاقت اور ہتھیار کو استعمال نہیں کرو گے تو وہ طاقت ضائع ہو جائے گی اور ہتھیار ناکارہ ہو جائے گا۔ کیونکہ جس چیز کو حرکت نہ دی جائے وہ ناکارہ ہو جاتی ہے اگر ہاتھ کو بے جنبش رکھا جائے تو وہ شل ہو جاتا ہے۔ پس تمہیں جو روحانی طاقت ملی ہے تم اس کو خرچ کرو ورنہ اگر تم خدا کے رستہ میں خرچ نہیں کرو گے اور محتاجوں کو نہیں دو گے تو اس طاقت سے محروم ہو جاؤ گے۔ پس ہمت کرو اور بڑھتے چلے جاؤ اور دنیا کے کناروں تک جا کر خدا کے نام پھیلا دو۔ اس راہ میں تمہیں جو بھی قربانی کرنی پڑے اس سے مت گھبراؤ اور نہ رکو۔ اگر اس راہ میں تمہیں اپنی عزیز سے عزیز چیز قربان کرنی پڑے تو کرو اور صرف ایک مقصد لے کر کھڑے ہو جاؤ اور اس عرفان کے خزانے کو دنیا میں پہنچاؤ۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تمہیں علوم کے خزانے دیئے ہیں ان کو تمام دنیا میں پہنچا دو اور پھیلاؤ۔ اس وقت ضرورت ہے کہ تمام دنیا سے سلوک کرو خواہ بادشاہ ہوں یا امیر وہ سب تمہارے محتاج ہیں۔"

(الفضل 22-6-8)

یاد رکھو کہ زمانہ ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا حالات میں تغیرات آتے رہتے ہیں۔ پس ہمیشہ ایسے دن نہیں رہا کرتے نہ ایسے حالات رہتے ہیں جن سے انسان سبق سیکھ سکے۔ نہ سمجھانے والے ہمیشہ رہا کرتے ہیں آجکل دنیا کی جو حالت ہے کہیں جنگیں ہیں کہیں بیماریاں ہیں کہیں قحط، یہ سب حالات دنیا کے سمجھانے کے لئے ہیں۔ مگر یہ حالات ہمیشہ نہیں رہا کرتے آجکل ان حالات کی ایک رو چلی ہے اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ غفلت چھوڑ دو اور دل میں فیصلہ کرو کہ ہم (خدمت دین) میں سست نہ ہوں گے۔ نہ ہٹیں گے۔ جب تک ایک شخص بھی ہم سے بچھڑا ہوا ہے۔ ہم تمام بچھڑے ہوئے بھائیوں کو جمع کریں گے تب خوش ہوں گے۔ اور یہ بھی فیصلہ کرو کہ اگر ہم اس کام میں مرجائیں تو اپنی اولاد کو وصیت اسی کام کے کرنے کی کریں گے اپنے آپ کو قیمتی اور کار آمد وجود بناؤ۔ بیت الخلاء کی اینٹ نہ بنو اپنے آپ کو ستون کی اینٹ بناؤ۔ ایک ہو جاؤ۔ متحد کوشش کرو اس وقت تک کوشش میں لگے رہو جب تک کہ دنیا میں ایک بھی (نہ سمجھنے والا باقی ہے)

(خطبات نمبر1 ص61)

"اللہ تعالیٰ کی محبت سب اصول سے بڑا اصل ہے۔ اس میں سب برکت ہے اور سب خیر جمع ہے جو سچی محبت اللہ تعالیٰ کی پیدا کرے وہ کبھی ناکام نہیں رہتا اور کبھی ٹھوکر نہیں کھاتا۔ عبادات میں باقاعدگی اور اپنے نفس کی حالت کا مطالعہ کرتے رہنا۔ سونا کم۔ کھانا کم۔ دین کے معاملات میں ہنسی نہ کرنا نہ سننا۔ مخلوق خدا کی خدمت، نظام کا ادب و احترام اور اس سے ایسی وابستگی کہ جان جائے اس میں کمی نہ آئے (ہمارے) اعلیٰ اصول ہیں تو کلام الہٰی کا غور سے مطالعہ علم کو بڑھاتا ہے اور دل کو پاک کرتا ہے اور دماغ کو نور بخشتا ہے۔ سلسلہ کی کتب اور اخبارات کا مطالعہ ضروری ہے۔.... تقویٰ اللہ ایک اہم شے ہے مگر بہت لوگ اس کے مضمون کو نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔

سلسلہ کے مفاد کو ہر دم سامنے رکھنا۔ بلند نظر رکھنا۔ مغلوبیت سے انکار اور غلبہ (دین) کے لئے کوشش ہماری زندگی کا نصب العین ہونا چاہئے۔

(الفضل 30 ستمبر 1937ء)

ایک سرکاری ملازم کی خواہش پر حضرت صاحب نے مندرجہ ذیل نصائح اپنے دست مبارک سے تحریر فرمائیں۔

"تقویٰ اللہ اپنا شعار بنائیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت سب دکھوں اور تکلیفوں اور جسمانی روحانی بیماریوں کا علاج ہے آپ ملازم ہیں اور آپ نے وہاں اطاعت کا سبق دیکھا ہے اب مزید یہ سبق سیکھیں کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت سب اطاعتوں سے افضل ہے۔

(الفضل 4 مارچ 47ء)

ایک بیرونی ممالک کے احمدیوں سے انگریزی زبان میں خطاب کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا۔

قربانی کرو اور کرتے چلے جاؤ۔ خدا تعالیٰ کے احکام پر مجنونانہ عمل کرو اور کرتے چلے جاؤ۔ نتائج کے متعلق کوئی تردد نہ کرو کیونکہ جس کے ہاتھ میں نتائج ہیں وہ..... اپنے سلسلہ کو خود بار آور کرے گا اور اسے ہر قسم کی تباہی سے بچائے گا۔"

(الفضل 26 جنوری 1950ء)

آ

مل جائیں تم کو زہد و امانت خدا کرے
مشہور ہو تمہاری دیانت خدا کرے
راضی رہو خدا کی قضا پر ہمیش تم
لب پر نہ آئے حرفِ شکایت خدا کرے

ایک اچھی بات

صاحب ایمان کو کبھی بزدل نہیں ہونا چاہئے وہ کیسا ہی گناہ سے مغلوب ہو پھر بھی خدا تعالیٰ نے انسان میں ایک ایسی قدرت رکھی ہے کہ وہ بہرحال گناہ پر غالب آہی جاتا ہے

ملک منور احمد عارف جہلمی

"ممنونِ احسان"

حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کا احسان عظیم

خاکسار کے والد محترم میاں سلطان بخش صاحب بانی و صدر جماعت احمدیہ کلر کہار ضلع جہلم (حال چکوال) 13۔ ستمبر 1948ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں مجھے جماعت پنجم میں داخل کروا گئے۔ 20۔ ستمبر 1948ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جب نئے مرکز سلسلہ ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا تو خاکسار کو بھی اس تقریب سعید اور پہلی عبادت (ظہر) میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہو گئی۔

میں ساتویں جماعت کا طالب علم تھا کہ 21۔ دسمبر 1950ء کو بورڈنگ ہاؤس چنیوٹ میں چائے کا ابلتا ابلتا دیگچہ میری بائیں ٹانگ پر آگرا۔ جس سے میری ٹانگ بری طرح جل گئی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ حتیٰ کہ میرے بچنے کی بھی کوئی امید نہ رہی۔ اس پر مجھے چنیوٹ سے لا کر نور ہسپتال ربوہ میں داخل کروا دیا گیا۔ جہاں پر حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب اور حضرت ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بڑی ہمدردی اور توجہ سے میرا علاج فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو بزرگوں کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کی آل اولاد پر اپنے لازوال فضلوں کا نزول فرماتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کچھ دنوں بعد میری زندگی کے آثار نظر آنے لگے۔ مگر ٹانگ میں پیپ کی موجودگی سے بہت خدشہ تھا کہ کوئی اور پیچیدگی پیدا نہ ہو جائے۔ میرے والد صاحب کو طبعاً سخت گھبراہٹ اور تشویش لاحق ہوئی۔ فوراً حضرت صاحب کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست لکھی اور آپ کا تبرک لا کر مجھے کھلایا۔ اللہ کی شان ہے میری ٹانگ میں بہتری

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

ڈاکٹر عبدالسلام۔ ایک محبِّ وطن پاکستانی

افسوس ڈاکٹر سلام بھی رخصت ہوئے۔ سائنس کی دنیا کا ایک روشن ستارہ جس نے ثریا کی بلندیوں کو چھوا۔ پاکستان کا آئین سٹائن پاکستان کا واحد نوبل انعام یافتہ سپوت' جس نے اپنی عزت کی پگڑی پاکستان کے سر پر رکھ دی' اپنی انعام و اکرام سے بھری جھولی پاکستانی سائنسدانوں کو پیش کر دی' وہ جو اس ملک کو بھی اوج ثریا تک لے گیا' وہ جس کی عظمت کردار کے آگے سربراہان مملکت بھی سرنگوں ہوتے' وہ جو تاج خسروی پہننے کے باوجود اپنی عاجزانہ روش نہ بھولا۔ وہ جس نے سینکڑوں نوجوانوں میں علم کی جوت جگائی' وہ جو اپنے اور پرائیوں سبھی کے لئے شفیق و ہمدرد تھا' وہ جو اس صدی کا عظیم سائنسدان تھا' وہ بہت بڑا محب وطن' آج ہم سے منہ موڑ گیا اور اپنے اللہ کے حضور حاضر ہو گیا۔

مارچ 1996ء میں بزم سلام کراچی نے ڈاکٹر عبدالسلام کی سترھویں سالگرہ بڑے تزک و احتشام سے منائی۔ اس قابل رشک پاکستانی پر گل پاشی ہوئی خوبصورت مقالوں سے' عمدہ تقریروں سے۔ ہر کوئی خواہاں کہ اسے بھی خراج تحسین پیش کرنے کا موقعہ ملے۔ اس خاکسار کو بھی ملا۔ اور اسی مضمون کا ایک حصہ ہدیہ قارئین کر رہا ہوں۔

ڈاکٹر سلام کی شخصیت بہت ہی پہلو دار ہے۔ کس کس کا ذکر کیا جائے۔ ڈاکٹر سلام میں پاکستان کی مٹی کی خوشبو کچھ ایسی رچ بس گئی تھی۔ انہیں اس مٹی سے اتنی محبت تھی کہ یورپ کی چکا چوند ان کے دل سے وطن کی محبت کم نہ کر سکی۔ وہ پڑھائی کے سلسلہ میں انگلستان تین سال کے لئے گئے مگر دو سال بعد ہی وطن کی محبت انہیں واپسی پہ اکسانے لگی۔ بزرگوں دوستوں کے مشورہ سے بمشکل ایک اور سال مکمل کیا۔ 1949ء میں واپس آئے تو خوش ہوئے کہ وطن کی خدمت کا موقعہ ملا۔ مگر گورنمنٹ کالج میں ان کے ساتھ جو سلوک روا رکھا گیا اس سے وہ دل برداشتہ ہوئے مگر پھر بھی واپس جانے کو تیار نہ تھے۔ اگر انہیں چھٹیوں کے تین ماہ انگلستان کی لیبارٹریوں میں ریسرچ کرنے کا موقعہ مل جایا کرتا تو وہ کبھی بھی پاکستان نہ چھوڑتے مگر یہاں ریسرچ کے مواقع کا فقدان' نہ کوئی اس کے متعلق بات کرنے والا نہ کوئی قدردان۔ سو وہ دل برداشتہ تو ہوئے مگر پھر بھی واپس جانے کو تیار نہ تھے۔ اور پھر 1953ء میں ہر طرف سے آگ کے شعلے اٹھنے لگے۔ خبریں یہ تھیں کہ ڈاکٹر سلام کی فیملی پہ بھی حملہ کیا جانے والا ہے۔ یہ ایک اچھا موقعہ تھا یہاں سے بھاگ جانے کا۔ ایک اچھا بہانہ تھا فرار کا۔ لندن میں بیٹھا ہوا پروفیسران سے زیادہ پریشان ہو گیا۔ اس نے آپ کو واپس آنے کی دعوت بھی دی اور یقین دہانی بھی کی کہ انہیں فیلو شپ مل جائے گی مگر ڈاکٹر سلام نے یہ پیشکش بھی قبول کرنے سے معذرت چاہ لی۔ وہ ان حالات میں بھگوڑے نہیں بننا چاہتے تھے۔ حالات خواہ مخدوش ہوں وہ پاکستان نہیں چھوڑنا چاہتے تھے۔ چاروں طرف آگ برس رہی ہے نشانہ تاک کے ان پہ لگایا جا رہا ہے۔ دوسری طرف ایک پرکشش دعوت نامہ ہے مگر ڈاکٹر سلام وطن چھوڑنے کو تیار نہیں۔ اس کے بعد جولائی 1953ء میں ایک اور دعوت نامہ وصول ہوا۔ یہ کیمبرج یونیورسٹی کی طرف سے لیکچرر شپ کی نوید تھی۔ ایک بہت بڑا اعزاز پہلا ہندوپاک کا شہری کیمبرج یونیورسٹی کا لیکچرر منتخب ہو رہا تھا۔ بڑی ہی پرکشش آفر مگر وطن کی کشش اب بھی غالب تھی۔ وہ سوچتے رہے۔ ہچکچاتے رہے اپنا وطن چھوڑنا مشکل معلوم ہو رہا تھا۔ دن پہ دن گزرتے گئے آخر ستمبر کی 30۔ تاریخ آ گئی' آخری تاریخ جب تک انہیں اپنے فیصلہ سے اطلاع دینی تھی۔ دوستوں عزیزوں نے پہلے ایشیائی کا اتنا بڑا اعزاز قابل فخر گردانا اور آخر ڈاکٹر سلام اسے قبول کرنے پہ رضامند ہو گئے۔ انگلستان پہنچے تو کئی اعزازات کو اپنا منتظر پایا۔ 1956ء میں جب وہ صرف 31 سال کے تھے امپیریل کالج لندن میں فل پروفیسر بنا دیئے گئے۔ لیکن یہاں ان کی شخصیت کا ایک اور پہلو ملاحظہ کیجئے۔ وہ لیکچرر سے پروفیسر بن رہے ہیں۔ تنخواہ 800 پونڈ سے 3000 پونڈ ہو رہی ہے مگر وہ کیمبرج چھوڑنے کو تیار نہیں۔ کوئی اور ایسے میں ایک لحظہ کے لئے بھی نہ سوچتا مگر وہ جذباتی فیصلہ نہیں کرتے۔ کیا کیمبرج کے اچھے رفقاء کار کو' اس سازگار ماحول کو چھوڑ جانا چاہئے؟ اور پھر یہی نہیں بلکہ اس ذوق جمال رکھنے والے سائنسدان کے لئے اس خوبصورت علاقہ' جہاں وہ رہائش پذیر تھے' سے جدائی بھی مشکل معلوم ہو رہی ہے۔ محض مالی منفعت' خواہ کتنی پرکشش کیوں نہ ہو' انہیں مائل نہیں کر سکتی ہاں! یہ بات بڑا وزن رکھتی ہے کہ سائنس کی دنیا میں وہ پہلے ایشیائی ہوں گے جو امپیریل کالج لندن میں بطور پروفیسر جا رہے ہیں اور وہ بھی 31 سال کی عمر میں ایسے اعزاز کو ٹھکرایا نہیں جا سکتا۔

اب ملاحظہ کیجئے! آپ کی پاکستان کے لئے محبت کہ عمر تو ساری یورپ میں گزار دی۔ ایک بزرگ نے مشورہ بھی دیا کہ اٹلی یا انگلستان کی شہریت لے لیجئے' بے شک پاکستانی شہریت بھی برقرار رکھئے۔ مگر آپ نے ایسا کرنے سے قطعی انکار کر دیا۔ ان کی سوچ یہ تھی کہ اگر انہیں نوبل پرائز مل گیا وہ اسے بطور ایک پاکستانی کے وصول کر کے یہ طرہ امتیاز پاکستان کے سر باندھنا چاہیں گے۔ یہ پاکستان کو فخر حاصل ہونا چاہئے کہ دنیا کا سب سے بڑا اعزاز پاکستان کے حصہ آیا۔ اور جب یہ اعزاز' جو انہیں بہت پہلے مل جانا چاہئے تھا' 1979ء میں ملا تو وہ اسے لینے مکمل پاکستانی لباس میں پہنچے۔ اور پاکستان کو مزید عزت ملی جب ڈاکٹر سلام کو ایڈریس اردو میں پیش کیا گیا۔ آپ نے بھی اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی تقریر میں کلام الٰہی کا حوالہ دیا۔ یہ اعزاز اپنے ساتھ ڈھیروں رقم لایا۔ روپیہ ملنے پہ انسانوں کے لاکھوں منصوبے ہوتے ہیں۔ کوئی گھر خریدتا ہے۔ جائیداد بناتا ہے۔ بیوی بچوں کی خوشیوں کے سامان خریدتا ہے مگر آپ کے ذہن میں فقط ایک خیال' صرف ایک مقصد تھا۔ کہ یہ رقم پاکستان کے سائنسدانوں پہ اور پاکستان میں سائنسی ترقی پر صرف ہو گی۔ سو آپ نے تقریباً ساری رقم' اتنی بھاری رقم انڈھیل دی سائنس کے لئے' وقف کر دی پاکستانی سائنسدانوں کے لئے۔ آپ اپنے چھوٹے سے کالج جھنگ کالج کو بھی نہیں بھولے۔ اور اس کی لیبارٹریوں کی بھی تواضع کی' مادر علمی کا بھی حق ادا کیا اور بھرپور انداز میں۔ کوئی ہے مثال ایسی کہ ایک بھاری رقم ملے اور انعام یافتہ نہ اپنے پہ خرچ کرے نہ بیوی بچوں پہ بلکہ وہ ایک ہی جذبہ سے سرشار ہو کہ آج میں اس قابل ہوا ہوں کہ مالی لحاظ سے بھی اپنے ملک کی خدمت کر سکوں اور وہ اپنا سب کچھ اپنے ملک کو پیش کر دے۔ کتنا عظیم جذبہ حب الوطنی ہے۔

ڈاکٹر سلام یورپ میں جلد جلد عزت و افتخار کی منزلیں طے کر رہے تھے مگر پاکستان کو اس سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ یہ ملک اپنے قابل فخر سپوت کے قابل فخر کارناموں سے بے خبر تھا۔ انہوں نے اگر پانچ ماہ میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ریسرچ مکمل کر لی' یا امپیریل کالج لندن کے اس چھوٹی عمر میں پروفیسر بننے کا اعزاز حاصل کر لیا۔ یا اگر انہوں نے ہاپکنز اور ایڈمنر پرائز حاصل کر لئے تو کیا؟ پاکستان اور انگلینڈ کے درمیان سمندر بھی تو کئی حائل ہیں۔ سمندر پار کی خبر آخر اتنی جلد تو پہنچ نہیں سکتی۔ اور پھر اس فضا میں کدورت اور آلودگی بھی تو بہت ہے۔ کئی قسم کی آلودگی جس میں سے کچھ شخصیات تو جگمگاتی ہوئی نظر آتی ہیں اور کچھ پہ ایسی دھول پھینک دی جاتی ہے کہ وہ نظر ہی نہیں آتیں۔ بہرحال ڈاکٹر سلام جو 1947ء سے سمندر پار کی بڑی یونیورسٹیوں میں کام کر رہے تھے انہیں اپنے ملک میں 1957ء تک پہچانا نہیں گیا۔ پذیرائی کا ملنا تو بعد کی بات ہے۔ "جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے' باغ تو سارا جانے ہے۔" خوش قسمتی سے میاں افتخار الدین صاحب 1957ء میں انگلستان پہنچے تو وہ یہ معلوم کر کے دنگ رہ گئے۔ کہ وہ ایک پاکستانی سائنسدان ہی تھا جس نے سائنس کی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا تھا اور ابھی تک پاکستان ہی اس سے بے خبر تھا۔ انہوں نے اپنے اخبار کے ذریعہ اس ابھرتی ہوئی شخصیت کو متعارف کروایا۔ مگر پھر بھی سرکاری حلقوں میں کوئی ہل چل نہ ہوئی۔ مزید چار سال گزر گئے۔ 1961ء میں صدر پاکستان کی نگاہ التفات اس جانب اٹھ گئی اور ڈاکٹر صاحب کو پریذیڈنٹ کا چیف

باقی صفحہ 7 پر

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی وفات پر

رفعتوں کا آسماں تھے ڈاکٹر عبدُالسّلام
عظمتوں کی داستاں تھے ڈاکٹر عبدُالسّلام
ہر طرف زہرِ تعصّب کی ہوا کا زور تھا
اور محبّت کی زباں تھے ڈاکٹر عبدُالسّلام
کاروانِ سائنس و دانش چلا جو شرق سے
اس کے میرِ کارواں تھے ڈاکٹر عبدُالسّلام
مادرِ گیتی کی جھولی میں ستارے بھر دیئے
ایک روشن کہکشاں تھے ڈاکٹر عبدُالسّلام
خادمِ انسانیت تھے وہ خلوصِ دل کے ساتھ
داعیٔ امن و اماں تھے ڈاکٹر عبدُالسّلام
اتنے تمغے' ڈگریاں قدسی اور اتنے اعزازات
کامرانی کا جہاں تھے ڈاکٹر عبدُالسّلام

عبدالکریم قدسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت

بروفات محترم ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب

جماعت احمدیہ کراچی کا یہ اجلاس عام محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی وفات پر اپنے گہرے اور دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔ اور ان کے اعزا و اقربا خصوصاً ان کی بیویوں' بچوں' بھائیوں اور بہنوں کو اس جانکاہ صدمہ کو صبر اور شکر سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا ہر آن و ہر مقام حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ڈاکٹر صاحب کی وفات "موت العالم موت العالم" کی مصداق ہے وہ عصر حاضر کے ان بلند پایہ سائنسدانوں میں سے تھے۔ جنہوں نے 'اپنے علم و فن سے انسانیت کی بے بہا خدمات انجام دیں۔ اور سائنس کی دنیا میں روشن ستارے کی طرح جگمگائے اور رہتی دنیا تک جگمگاتے رہیں گے۔ ڈاکٹر صاحب وہ دیدہ ور تھے۔ جس کے لئے روایتی نرگس ہزاروں سال اپنی بے نوری پر روتی رہتی ہے۔ اب ان کی وفات کے بعد ان کے کارناموں کو یاد کر کے ایک دنیا ان کے علمی فیوض سے فیضاب ہوتی رہے گی۔

ڈاکٹر صاحب نے سائنس کی دنیا میں جو نام پیدا کیا۔ وہ بھلائے سے بھلایا نہیں جا سکتا۔ آپ کی وفات سے نہ صرف موصوف کے اہل و عیال اور اعزا و اقرباء کو ہی سخت صدمہ ہوا بلکہ تمام دنیا کے علم دوست افراد' اقوام اور ممالک خصوصاً پاکستان جس کے وہ نامور سپوت تھے۔ اور جماعت احمدیہ جس کے وہ عظیم اور مخلص فرد تھے کو بھی نہایت درجہ افسوس اور صدمہ ہوا ہے۔ خداوند کریم ڈاکٹر صاحب موصوف کے اہل و عیال کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ جماعت احمدیہ کو ان کے بے شمار نعم البدل عطاء فرمائے اور دنیا کو خصوصاً پاکستان کو ان جیسے عظیم سائنسدان بخشے جو ان کے فیض کو قائم و دائم رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

محترم ڈاکٹر عبدالسلام پنجاب (پاکستان) کے ایک نسبتاً پسماندہ علاقہ میں 29۔ جنوری 1926ء کو پیدا ہوئے۔ ان کی پیدائش سے قبل ڈاکٹر صاحب موصوف کے والد چوہدری محمد حسین کو ایک کشف کے ذریعہ ان کی پیدائش کے متعلق اطلاع دی گئی تھی۔ اور بتایا گیا تھا۔ کہ ان کا نام "عبدالسلام" رکھا جائے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کی تحقیقات اور ایجادات اپنے نام کی نسبت سے امن اور سلامتی کا پیغام دیتی رہیں۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے سائنس کے میدان میں بڑا نام پیدا کیا۔ اس سلسلہ میں بے شمار انعامات و اعزازات بھی حاصل کئے۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا تعلیمی کیریر ابتداء سے ہی نہایت روشن تھا۔ وہ ہر کلاس میں اول آتے رہے۔ اور اکثر پرانے ریکارڈ بھی توڑ دیئے۔ تعلیم کے زمانہ میں بھی آپ نے کئی ایک انعام اور تمغہ جات حاصل کئے۔ کیمبرج یونیورسٹی (انگلستان) سے پی ایچ ڈی کی ڈگری اعزاز کے ساتھ حاصل کی۔ اسی زمانہ میں دنیا کے سب سے بڑے ماہر طبعیات پروفیسر آئن سٹائن سے ملاقات ہوئی۔ اور کیمبرج یونیورسٹی میں پہلے سال کے مقالہ کے باعث بہت شہرت پائی۔ پروفیسر آئن سٹائن اور ان کے نائب ڈاکٹر ڈائسن اس تھیسس سے بہت خوش ہوئے۔ کیونکہ اس میں اس مضمون کا حل موجود تھا۔ جس پر وہ عرصے سے ریسرچ کر رہے تھے۔ مگر وہ عقدہ حل نہ ہو سکا تھا۔ جو ڈاکٹر عبدالسلام کے مقالہ نے حل کر دیا تھا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے فیض کو تا قیامت زندہ و تابندہ رکھے۔ آمین۔

ہم ہیں اراکین جماعت احمدیہ۔ کراچی

رانا مبارک احمد- علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

خدمت کی ایک عمدہ مثال

خاکسار اپنے ایک پیارے احمدی دوست کا واقعہ احباب جماعت کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہے۔ گو میرے پیارے بھائی کی زندگی میں بے شمار ایسے واقعات گزرے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزر رہے ہیں۔ لیکن صرف ایک واقعہ ہی فی الحال پیش خدمت کر رہا ہوں۔ جو کہ خدمت کی ایک عمدہ مثال ہے۔ جو کہ آج تک نہ صرف مجھے یاد ہے بلکہ بہت سارے لوگوں کو یاد ہے چار پانچ سال کی بات ہے کہ خاکسار کے ایک پیارے دوست مکرم ڈاکٹر کیپٹن مبارک احمد صاحب بہاول پور سے خاکسار کو لاہور دفتر ملنے کے لئے آئے اتفاق کی بات ہے کہ خاکسار کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا۔ اور جلد واپسی کا کہہ گیا تھا۔ میرے نہ ملنے کی وجہ سے محترم ڈاکٹر کیپٹن مبارک احمد صاحب کو میرے دفتر بیٹھ کر میرا انتظار کرنا پڑا۔ اور اس طرح وہ ایک ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کرتے رہے۔ لیکن انہوں نے یہ وقت ضائع نہیں کیا۔ بلکہ حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کی شرط نمبر 9 کو پورا کیا۔ وہ شرط کیا تھی۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ اور انتظار کے ساتھ ساتھ انہوں نے لیبر میں سے جو کوئی بیمار تھا اس کا میڈیکل چیک اپ کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دوائیں اپنے پاس سے تقسیم کیں کچھ نسخہ جات لکھ کر دیئے۔ اور بڑی ہی تسلی کے ساتھ سٹاف کا میڈیکل چیک اپ کرتے رہے۔ اکثر احباب کو ان کے چیک اپ سے شفا ہو گئی۔ اور اس طرح اپنے قیمتی وقت کو انہوں نے بنی نوع انسانوں کی خدمت میں وقف کیا۔

باقی صفحہ 7 پر

یاد رفتگان

حمیدہ شاہدہ

مکرمہ صادقہ ثریا صاحبہ

مکرمہ صادقہ ثریا زوجہ صوبیدار سراج الدین صاحب وہ خوش نصیب احمدی خاتون تھیں جن کو اوائل عمری سے لے کر زندگی کے آخری سانس تک ایک لمبا عرصہ خدمت دین کی توفیق خدا تعالیٰ نے بخشی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا ان پر اور ہم پر خاص فضل و احسان ہے۔

آپ 1922ء میں قادیان میں حضرت میاں خیر دین اور حضرت چراغ بی بی (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے گھر پیدا ہوئیں۔

مڈل پاس کرنے کے بعد 1937ء میں پہلی دینیات کلاس میں آپ شامل ہوئیں اور مکمل کورس (تین یا چار سالہ) کیا۔ تاریخ لجنہ جلد اول میں آپ کا نام درج ہے۔

اپنی کلاس میں ہمیشہ امتیازی پوزیشن لیتی رہیں۔ گھر کا ماحول خالص دینی اور مذہبی تھا۔ ان کی والدہ محلہ ناصر آباد کی پہلی صدر تھیں اور والد ماجد پریذیڈنٹ تھے اور اپنے محلہ کی بیت کے امام بھی۔

1940ء میں آپ کی شادی اپنے چچا زاد کے ساتھ ہوئی۔ جن کے والدین بھی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تھے (حضرت میاں مہر الدین صاحب و حضرت برکت بی بی صاحبہ)

حضرت امی جان نے خاکسار کو بتایا کہ جب میں آٹھویں میں پڑھتی تھی اس وقت سے بچوں اور بچیوں کو کلام الٰہی پڑھاتی تھی۔ یہ سلسلہ ساری زندگی جاری رہا۔ ایک خاص بات جو والدہ ماجدہ میں تھی وہ کلام الٰہی سے عشق اور محبت تھی۔ درس کا ان کا بہت ہی پیارا انداز تھا۔ کلام محمود درثمین اور پنجابی زبان میں اور اردو میں بہت ہی آسان زبان میں عورتوں میں اس طرح درس دیتی تھیں کہ دل میں نقش ہو جاتا تھا۔ احمدیت اور امامت کی عاشق تھیں۔

قادیان میں 1942ء میں اپنی والدہ کے ساتھ جنرل سیکرٹری کا کام کیا۔ تقسیم ملک کے بعد تلونڈی کھجور والی میں اپنی بڑی ہمشیرہ استانی آمنہ بیگم جو کہ صدر تھیں ان کے ساتھ جنرل سیکرٹری رہیں۔

پھر 1956ء میں باندھی (گوٹھ حاجی عبدالرحمان) میں حضرت سیدہ چھوٹی آپا جان کے ارشاد کے تحت لجنہ قائم کی۔ 1960ء میں ہم ربوہ آ گئے۔ 1962ء سے حلقہ دارالیمن میں ہر سال میں پورے کلام الٰہی کا درس دیتی تھیں 1965ء میں دو حلقے بنے تو یمن غربی کی صدارت کا عہدہ سنبھالا۔

1976ء تک اس کی صدارت کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔

پھر دارالعلوم غربی میں صدر موصیات اور 1977ء سے 1983ء تک صدارت کے فرائض انجام دیئے۔

کام' کام' کام ہر وقت ان کو مصروف ہی دیکھا۔ نہایت ہی عابد و زاہد اور دعا گو اور مشفق اور پیار کا مجسمہ تھیں۔ ان کی معصوم محبت اور ایک ایسی انوکھی طبیعت اور انداز دنیا میں خال خال ہی نظر آتا ہے۔

تربیت کے انداز بھی نرالے تھے۔ سمجھانے کا ڈھنگ بھی اور طرح کا تھا۔ دینی غیرت رکھنے والی' اصول کے خلاف کبھی ایک بات نہ کہتی نہ سنتی تھیں۔ نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص رعب بخشا تھا مگر انتہائی عاجزی اور انکساری ان کا جزو زندگی تھا۔ صابر و شاکر' ہمدرد اور غریبوں کی ڈھارس اور تمام محلہ والوں سے والدہ کی طرح محبت کرنے والی تھیں۔ ہر وقت دست در کار دل بایار کی مصداق تھیں۔ رویاء صالحہ و کشوف سے اللہ تعالیٰ ان کو نوازتا تھا۔ مگر بالکل نمود و نمائش نہ تھی۔ غریب دل اور بے نفس' اور ہر ایک کے لئے بے لوث محبت سے ان کا تمام وجود پر تھا۔

ان کی وفات 8۔ 9 اپریل 1983ء کی درمیانی رات کو اچانک برین ہیمبرج سے ہوئی۔ محلہ دارالعلوم میں اجلاس کروا کر ہدایات دے کر آئی تھیں۔ کہ شاید اب میں نہ آسکوں۔ وفات سے قبل اپنی وفات کا علم ہو چکا تھا۔

6۔ اپریل کو خاکسار کو ملنے اور میرے بیٹے کے عقیقہ کی مبارکباد دینے آئیں۔ چہرہ گلاب کے پھول کی طرح تھا۔ یہ ان سے آخری ملاقات تھی میری والدہ محبت کا ایک سمندر کلام الٰہی کے عشق میں ڈوبے ہوئے حسن کا مجسمہ جس کے قول و فعل میں کوئی تضاد نہ تھا۔ اس کی زندگی بھی قابل رشک اس کی موت بھی قابل رشک تھی۔ پیارے آقا نے ان کا جنازہ پڑھایا چلتی پھرتی اپنے آقا کے حضور حاضر ہو گئیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہم سب سے بہت محبت تھی سمجھ نہیں آتی تھی کہ سب سے زیادہ کس سے محبت کرتی ہیں۔

"اے باوفا و باصفا تجھ پر ہزاروں سلام ہوں اور خدا تعالیٰ کی جنتوں میں ہمیشہ خوش رہو"

امامت سے وابستگی کا یہ حال تھا کہ ہمیشہ امام جماعت کی ملاقات وقتاً فوقتاً کرتی رہتیں۔ اور ہمیشہ دعا کے لئے خط لکھتی تھیں۔ حتیٰ کہ جس دن وفات ہوئی اس دن بھی صبح حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھا تھا۔

ہماری بھی بے حد خدمت کی۔ میرے بیٹے کو سوا سال تک انہوں نے پالا کیونکہ خاکسارہ ڈیلیوری کے وقت بیمار ہو گئی۔ ہم گھر کے آٹھ افراد تھے۔ نحیف جان مگر ہمت کا پہاڑ تھیں۔ عزم صمیم کا پیکر تھیں۔

خدا تعالیٰ نے ان کو بے حد اوصاف سے نوازا تھا۔ ہنس مکھ خوش خلق اور نرم اور پاک دل تھیں۔ ہر ایک کے دل میں ان کی ایک عزت اور وقار تھا۔ بے حد بہادر تھیں۔ کئی مرتبہ رات کو تن تنہا ایک بجے کے قریب بھائی گھر نہیں آئے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیل کی طرف سے طاقت استعمال کرنے کی دھمکی

اسرائیل اور عربوں کے درمیان تعلقات تیزی سے بگڑ رہے ہیں اب اسرائیل نے فلسطینیوں کے خلاف طاقت استعمال کرنے کی کھلی دھمکی دے دی ہے۔

اسرائیل نے کہا ہے کہ اگر اب فلسطینیوں نے یہودی بستیوں کا محاصرہ کیا تو ہم طاقت استعمال کریں گے برطانوی اخبار ٹیلی گراف کے مطابق اسرائیلی کمانڈروں نے یہ دھمکی غزہ پٹی میں ایک یہودی بستی کے محاصرہ کے بعد دی ہے۔ اسرائیلی کمانڈروں نے کہا ہے کہ محاصرہ توڑنے کے لئے ہم ٹینک اور دیگر بھاری اسلحہ استعمال کرنے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ رپورٹ کے مطابق فلسطینی باشندوں نے اس علاقے میں ایک سڑک فلسطینی باشندوں کے لئے بند کئے جانے پر اس یہودی بستی کا محاصرہ کرلیا تھا۔

دریں اثناء فلسطینی حکام نے اسرائیل کو آگاہ کیا ہے کہ عرب علاقوں میں یہودی بستیوں کی توسیع سے کشیدگی دوبارہ شروع ہو سکتی ہے۔

فلسطینی صدر یاسر عرفات کے مشیر احمد البتی نے اخبار العالم الیوم کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ فلسطینی عوام غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے کے علاقوں میں یہودی بستیوں کو خریدنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان بستیوں کو خرید کر وہاں پر فلسطینی باشندوں کو آباد کیا جائے گا۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی نے اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ مقبوضہ عرب علاقوں میں یہودی بستیوں کو توسیع دینے کے اس کے اقدام اسے مشرق وسطی میں قیام امن کے عمل کو سنگین خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ فلسطینی عوام کے ساتھ یک جہتی کے بین الاقوامی دن کے موقع پر اقوام متحدہ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے اسرائیل اور فلسطینیوں پر زور دیا کہ وہ اپنے درمیان طے پانے والے سمجھوتوں کا احترام کریں۔

OOO

مشرقی زائر میں امن فوج

مشرقی زائر میں روانڈا کے ہوتو قبائل سے تعلق رکھنے والے پناہ گزینوں کو امداد کی فراہمی پر رضامند ہونے والے 20 ملکوں کے نمائندوں نے کثیر الملکی فوج کے قیام کی باضابطہ منظوری دے دی ہے۔ اس فوج کا ہیڈ کوارٹر یوگنڈا کے شہر اینٹے ماگا میں ہو گا۔ اس فوج کے ذریعے خوراک کی ترسیل میں مدد دی جائے گی۔ اور پناہ گزینوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کی جائیں گی۔

یاد رہے کہ مشرقی زائر میں تتسی باغیوں نے دھمکی دی ہے کہ اس فوج کو زائر میں داخل ہونے نہیں دیا جائے گا۔ روانڈا کے تتسی قبائل نے بھی جو ہوتو قبائل کے سخت دشمن ہیں کہا ہے کہ امن فوج کو روانڈا میں داخل ہونے نہیں دیا جائے گا۔ شاید اسی قسم کی دھمکیوں کی وجہ سے امن فوجہ کو یوگنڈا میں رکھا گیا ہے۔ اس فوج کی قیادت کینیڈا کے سپرد ہے اور شرکاء میں امریکہ اور فرانس سمیت کئی ممالک شامل ہیں۔

OOO

تبتی باشندوں کا مظاہرہ

بھارتی پولیس نے نئی دہلی میں چین کے سفارت خانے کے باہر تبت کے دو درجن سے زیادہ مظاہرین کو حراست میں لے لیا ہے ایک سو سے زائد مظاہرین نے چین ـــ خلاف نعرے لگاتے ہوئے ان کے بقول تبت میں چینی جارحیت کی مذمت کی۔

وائس آف امریکہ کے مطابق مظاہرین نے سفارت خانے کے بالکل سامنے چین کا قومی پرچم بھی نذر آتش کر دیا۔ یہ احتجاج ان بہت سے احتجاجوں کی ایک کڑی ہے جو چینی صدر کے دورہ بھارت کے دوران ان کے خلاف ہوئے۔

چینی صدر کے نام ایک کھلے خط میں تبتی جلا وطنوں نے چین سے مطالبہ کیا کہ وہ تبت سے نکل جائے۔ اور ان بستیوں کے مکینوں کو خود پر حکومت کرنے کی آزادی دے۔ ان کا کہنا تھا کہ چین تبت کے مذہبی تہذیبی اور انسانی حقوق کی مسلسل خلاف ورزی کرتا رہا ہے۔ ان تبتی باشندوں نے بھارت چین معاہدہ کے خلاف مظاہرے کئے۔

چین پر یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ اس نے طاقت کے زور سے تبت کے علاقے پر قبضہ کر رکھا ہے اور اس علاقے کے عوام کو حق خود اختیاری سے محروم کر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ چین نے عرصہ دراز تک تبت کے مذہبی اور سیاسی رہنما دلائی لامہ کو بھی قید میں رکھا۔ اس قیدی کو ضمیر کا قیدی قرار دیا گیا اور چند سال پہلے عالمی نوبل امن انعام دے کر مغربی ممالک نے رائے عامہ کو اس طرف مبذول کرنے کی کوشش بھی کی تھی۔ بھارت کے تعلقات جن دنوں چین سے خراب تھے اس عرصے میں بھارت تبت کے باغیوں کی سرپرستی کیا کرتا تھا۔

OOO

روس کی طرف سے بھارت کو طیارے

بھارت روس سے کثیر المقاصد جدید ترین لڑاکا طیارے سوکئی 30 ایم کے خریدے گا۔ روسی خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ اس سمجھوتہ پر گزشتہ روز جہاز ساز کمپنی کے نمائندوں اور بھارتی وزیر دفاع نے دستخط کئے۔ اس معاہدہ کی تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔ تاہم باخبر ذرائع کے مطابق اس قسم کے 40 طیارے 8ء1 بلین امریکی ڈالر کے نرخ پر خریدے جائیں گے۔ ان میں سے 8 جہاز اسی سال بھارت کے حوالے کر دیئے جائیں گے روسی ادارہ کے مطابق بھارت اس کا پہلا خریدار ہے۔

بھارت اور روس ماضی میں لمبے عرصے تک اتحادی رہے ہیں۔ جبکہ پاکستان کی روایتی طور پر روس سے دشمنی رہی۔ لیکن اب صورت حال بدل چکی ہے اب روس دنیا کی سپر طاقت نہیں رہا۔ لہٰذا روس کی بھارت سے دوستی بھی اب اتنی خطرناک نہیں ہے۔ تاہم روس کی طرف سے بھارت کو جدید طیارے دینے کے اعلان سے روس اور بھارت میں کئی مزید منصوبوں پر عمل درآمد کی بھی راہ ہموار ہو سکے گی۔

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 9- دسمبر 1996ء

12-00 رات- جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 تقریر- تربیت اولاد- از مولانا عطاء اللہ کلیم۔
2-30 درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (1995)۔
4-00 متفرق پروگرام۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر- کوئز واقفین نو- شیخوپورہ (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 اراؤنڈ دی گلوب- ڈاکومنٹری جامعہ احمدیہ ربوہ۔
8-00 صبح- اردو کلاس- (دوبارہ)۔
9-00 چینی زبان سیکھئے- (دوبارہ)۔
10-00 ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر- واقفین نو- شیخوپورہ
12-00 دوپہر- درس کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (1995)- (دوبارہ)
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام- چلڈرنز کلاس- اطفال اور ناصرات بنڈونگ (25-8-96)
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 9-12-96
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- ٹیبل ٹینس ربوہ بمقابلہ کراچی۔
9-30 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 ترکی پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔

منگل 10- دسمبر 1996ء

12-00 رات- جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔
2-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
4-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- ٹیبل ٹینس ربوہ بمقابلہ کراچی۔
8-00 صبح- اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 نارویجین زبان سیکھئے- (دوبارہ)۔
9-30 متفرق پروگرام۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 9-12-96 (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (15-9-95)
1-00 تعلیم دین حق روحانی خزائن۔
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 فرنچ سیکھئے۔
6-00 فرام دی آرکائیوز خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 10-12-96۔
8-00 طبی معاملات- یرقان۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 نارویجین پروگرام (-) اصول کی فلاسفی۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

بدھ 11- دسمبر 1996ء

12-00 رات- جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات۔
2-30 بیت بازی- ربوہ بمقابلہ سرگودھا۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 10-12-96 (دوبارہ)۔
4-00 فرنچ سیکھئے۔
4-30 حکایات شیریں (نیا)۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 طبی معاملات- یرقان-
8-00 صبح اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 فرنچ سیکھئے-
9-30 حکایات شیریں (دوبارہ)-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی - از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-10 (دوبارہ)-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
12-00 دوپہر روسی پروگرام-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-50 اردو کلاس- (دوبارہ)
3-50 بنگلہ پروگرام- خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 عربی زبان سیکھئے-
6-00 افریقن پروگرام-
7-00 رات نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-11-
8-00 درثمین- حصہ 20-
9-00 لقاء مع العرب (نیا)-
10-00 فرنچ پروگرام-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

گورنمنٹ جامعہ نصرت

برائے خواتین کا اعزاز

○ نیشنل میوزیم آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے زیر اہتمام 29- اکتوبر تا 31- اکتوبر 96ء سائنس میلہ کا انعقاد کیا گیا- سائنس ماڈلز مقابلہ میں گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین کی طالبات عزیزہ ماریہ کنول اور مبشرہ طیبہ کا پیش کردہ ماڈل بعنوان
"The Injured Planet - Pollution"
دوم قرار دیا گیا- اسی طرح مقابلہ نویسی میں عزیزہ قانتہ شاہدہ نے "بدلتے ہوئے عالمی حالات اور ہمارے تعلیمی تقاضے" کے موضوع پر انعام حوصلہ افزائی حاصل کیا- مورخہ 31- اکتوبر 96ء کو تقسیم انعامات کی تقریب میں جناب چیئرمین صاحب سائنس سوسائٹی اسلام آباد نے ان طالبات کو نقد انعامات اور سرٹیفکیٹ عطا کئے-

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

زندگی میں پیدا ہوا- اس کے مرنے کے بعد بھی قائم رکھا جائے- اور اگر ہو تو ہذیان ہوگا- اور کسی عقل مند کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اس کی پابندی کرے پس اگر ایسا ہو- اور کسی جگہ اس قسم کا معاملہ پیش آ جائے کہ سچ مچ کسی مرنے والے انسان نے اس قسم کی باتیں کہی ہوں اور ہوش و حواس کے ساتھ کہی ہوں تو بھی لواحقین کو چاہئے کہ وہ اس قسم کی باتوں کو چھپائیں نہ کہ ظاہر کریں کیونکہ اس طرح مرنے والے کی برائی پھیلے گی نہ کہ نیکی-

اس سے زیادہ کیا برائی ہو سکتی ہے کہ زندہ لوگ مرنے والے کے ذکر کے ساتھ ایسی بات لگا دیں کہ جس سے اس کا ذکر ہمیشہ کے لئے برے طریق سے کیا جائے- ایسے موقعوں پر تو اس قسم کی باتوں کو چھپانا چاہئے نہ ان کو ظاہر کر کے ان کے موافق عمل کرنا چاہئے- آخر عداوتیں اور جھگڑے دونوں طرف سے ہوتے ہیں- اگر یہ دیکھ کر کہ کوئی ہمدردی کے لئے آتا ہے- ہم اس کی پرواہ نہ کریں اور اس کی ہمدردی کی قدر نہ کریں- تو یہ ہمارا قصور ہے- جھگڑوں کو مٹانے اور عداوتوں کو دور کرنے کے لئے کوئی شخص قدم اٹھائے یا صلح کے لئے ہاتھ بڑھائے اور ہم اگر ہاتھ کھینچ لیں تو افتراق اور شقاق اور فساد کا الزام ہم پر ہے- مرنے والا تو مر گیا- اب یہ جھگڑا زندے پیدا کرتے ہیں کہ فلاں مرنے والا یہ کہہ گیا تھا- پس اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ مرنے والے کے ذکر کے ساتھ ایسی باتیں لگاتا ہے جو ہمیشہ اس کو برا بنا دیں- پس اس سے بچنا چاہئے-

بدلہ لینا (دین حق) کی تعلیم نہیں لیکن (دین حق) کی یہ تعلیم بھی نہیں کہ بدلہ نہ لو- (دین حق) تو یہ سکھاتا ہے کہ موقع کے مناسب کارروائی کرو- اگر بدلہ لینا مفید ہے اور قصوروار کی بہتری اسی میں ہے تو بدلہ لو- نہیں تو بدلہ نہ لو بلکہ معاف کر دو- پس (دین حق) کی تعلیم میں یہ کسی جگہ نہیں کہ ضرور ہر موقع پر بدلہ لو یا ہر موقع پر بدلہ نہ لو بلکہ (دین حق) کی تعلیم میں یہ داخل ہے کہ خواہ کتنا ہی کسی نے تمہارا قصور کیا ہو اور خواہ کتنا ہی اس قصور کی وجہ سے تمہارا غصہ بھڑ کا ہوا ہو- تم نہ تو آپے سے باہر ہو جاؤ اور بالضرور بدلہ لو- اور نہ ہی اس قدر نرم ہو جاؤ کہ بدلے کا نام ہی نہ لو بلکہ تم اس وقت یہ دیکھو کہ قصور کرنے والے کا بھلا کس میں ہے- بدلہ لینے میں یا بدلہ نہ لینے میں- اور پھر جس میں تمہیں بھلائی نظر آئے وہی کرو-

(از خطبہ 30- اکتوبر 1925ء)

بقیہ صفحہ 3

آنے لگی مگر ہنوز میرا چلنا دشوار نظر آتا تھا- میرے بزرگ والدین میری صحت کے لئے بڑی آہ و زاری سے دعائیں کرتے رہے- اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا کہ تین ماہ بعد مارچ 1951ء میں خاکسار چلنے پھرنے لگ گیا- مگر مجھے یہ ڈر لگ رہا تھا کہ ساتویں جماعت کا امتحان نہ دے سکنے کے سبب فیل ہو جاؤں گا اور میری تعلیم ادھوری رہ جائے گی- لیکن اس وقت کے ہیڈ ماسٹر صاحب حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب نے جو ہمارے موجودہ امام الثانی کے حقیقی ماموں جان لگتے تھے بکمال شفقت و ہمدردی ساتویں جماعت کا امتحان لئے بغیر مجھے آٹھویں جماعت میں بٹھا دیا- مبادا اس بچے کا دل ٹوٹ جائے کہ پہلے ٹانگ جل گئی ہے اور اب فیل ہو گیا ہے- اگر یہ پڑھائی ترک کر بیٹھا تو اس کا مستقبل خطرے میں پڑ جائے گا- چنانچہ حضرت شاہ صاحب کی دور اندیشی اور توجہ خاص سے میری تعلیم کا سلسلہ جاری رہا اور 1954ء میں خاکسار نے اچھے نمبروں میں میٹرک پاس کر لیا- پھر اس سال سے 1995ء تک اکتالیس سال نظارت مال آمد میں کام کرنے کی توفیق مل گئی- سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہیں-

خاکسار جس وقت حضرت شاہ صاحب کے اس احسان عظیم کو یاد کرتا ہے تو میرے دل سے آپ کی بلندی درجات کے لئے بے ساختہ دعائیں نکلنے لگتی ہیں- اور جب کبھی بہشتی مقبرہ میں جانے کا موقعہ ملتا ہے تو میری لازماً یہ خواہش اور کوشش ہوتی ہے کہ اپنی اس محسن ہستی کے مزار مبارک پر بھی دعا کرتا جاؤں اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند سے بلند فرماتا چلا جائے اور آپ کے خاندان کے سب بڑوں چھوٹوں پر ہمیشہ ہمیش اپنے فضلوں کی بارش برساتا چلا جائے-

---

بقیہ صفحہ 4

سائنٹفک ایڈوائزر بنا دیا گیا- اور پھر اس محب وطن سائنسدان کی ساری سوچیں پاکستان کی سائنسی ترقی کے گرد گھومنے لگیں- اب وہ اس پوزیشن میں تھے کہ پاکستان کی سائنسی ترقی کے لئے کوئی عملی قدم اٹھا سکیں- ان کی کوششوں کے نتیجہ میں پاکستان میں ایک ادارے کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا معرض وجود میں آیا' اٹامک انرجی کمشن میں چستی آئی- Pinstec قائم ہوا- Suparco وجود میں آیا ایٹم کی بات ہو گئی- نیوکلیر انرجی کی بات ہوئی- فضائی تسخیر کی بھی ابتداء ہوئی- مگر سائنس دان کو بھی تو پوچھا جائے- اس کے لئے بھی تو کچھ کرنا چاہئے- سو پاکستان سائنس فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی گئی- یہ سب ادارے پاکستان میں سائنسی ترقی کے ضامن- مگر ڈاکٹر سلام پاکستان سے بلند ہو کے بھی سوچتے ہیں- انہیں اسلامی ممالک کی بہتری اور ترقی بھی مقصود تھی انہوں نے اسلامک سائنس فاؤنڈیشن کی تجویز پیش کی اور اسلامی ممالک سے ان کی ایکسپورٹ کی آمدنی کا فقط ایک فی صد اس کے فنڈ کے لئے تجویز کیا- اس طرح چار سالوں میں ایک ملین ڈالر کا سرمایہ اکٹھا ہو سکتا تھا- مگر یہ کہاں ایک پلیٹ فارم پہ اکٹھے ہوتے ہیں اور پھر کہاں اجازت دیتے ہیں کہ ایک فی صد ہی ان "فضول قسم کی لیبارٹریوں" پہ لگا دیا جائے- ڈاکٹر صاحب تڑپتے رہے آواز اٹھاتے رہے- مگر ان کی آواز صدا بہ صحرا ثابت ہوئی- مگر یہ تجویز اس جذبہ کی آئینہ دار ہے جو وہ ترقی پذیر اسلامی ممالک کی بہتری اور خوشحالی کے لئے رکھتے ہیں ان کا دل ایک حساس دل ہے- وہ نہ صرف تیسری دنیا کے سارے ممالک کی غربت و افلاس' ان کی تنگ دستی اور بیماری پہ کڑھتے رہے بلکہ اپنے لیکچروں میں اس کا اظہار بھی کرتے رہے اور اس کے لئے عملی تجاویز بھی سوچتے رہے- ڈاکٹر سلام نہ صرف سائنسدان ہیں بلکہ ایک بہت اچھے اکانومسٹ بھی اور ایک اعلیٰ پایہ کے فلسفہ دان بھی- ان کی سوچ' ان کی عملی تجاویز ایک انقلاب بپا کر سکتی ہیں لیکن اگر حاکم بھی ایسا ہی درد مند دل رکھیں- پاکستان میں انہوں نے سائنس کی دنیا میں ایک ہلچل مچا دی- سائنس کی ریسرچ کا' معاشی مسائل کے حل کرنے کا کام ہونے لگا- مگر اس ملک میں بہت سے عوامل کار فرما ہیں- دیکھا یہ نہیں جاتا کہ کیا کہا جا رہا ہے بلکہ "کون" کہہ رہا ہے اور "یہ کون" بعض حلقوں کو چبھنے لگتا ہے اور یہاں بھی ایسا ہی ہوا- ہندوستان میں سردار جگجیت سنگھ نے ان پہ کتاب لکھ لی- مگر ہمارے ہاں ان پہ بہت ہی کم لکھا گیا پاکستان نے جو سرد مہری برتی اس کا اندازہ اس امر سے ہوا کہ ایک وزیر اعظم نے ان سے ملنے سے انکار کر دیا- ایک نے گورنمنٹ کالج میں بیٹھ کر آنکھیں بند کر لیں گویا اس ادارے سے متعلق کوئی ڈاکٹر سلام نہیں رہا- مگر پھر بھی وہ پاکستانی ہیں- پاکستان کی ترقی کے لئے کوشاں- ڈاکٹر انیس عالم نے اپنے ایک حالیہ مضمون میں خوب کہا- "اس عظیم سائنسدان کی یہ صفت بے مثال ہے کہ وہ قدیمی دنیا کے ملک پاکستان کی پیداوار ہونے پہ اتراتے ہیں- فخر کرتے ہیں' نازاں ہیں-" کتنا محب وطن ہے (اور افسوس آج "تھا" لکھنا پڑ رہا ہے) یہ عظیم سائنسدان کتنا بڑا پاکستانی ایک منبع نور ایک روشنی کا مینار! حق مغفرت کرے "بہت خوب" مرد تھا-

---

بقیہ صفحہ 5

اور ڈاکٹر صاحب کی خدمت کا یہ واقعہ آج تک سب کو یاد ہے- اور سب ہی ان کو نیک نامی سے یاد کرتے ہیں- اور اکثر لوگ پوچھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کا کیا حال ہے اور ان کے بے حد ممنون ہیں- خاکسار اپنے دوسرے بھائی ڈاکٹر صاحبان سے گزارش کرتا ہے' کہ اس مہنگائی کے زمانے میں ایک تو اپنے وقت کا ایک حصہ غریب بے کس لوگوں کے لئے وقف کریں- اور بغیر کسی معاوضے کے ان کا علاج کریں-

---

بقیہ صفحہ 5

دفتر سے تو چادر لے کر باہر دور تک دیکھنے چلی جاتی تھیں- درہ کے پاس (یمن غربی) ان کی باتیں اور یادیں اتنی ہیں اور لمبی داستان ہے- ہر لمحہ ان کا عشق خدا سے مزین گزرا- خدا تعالیٰ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلائے- یہی تمنا ہے- تمام قارئین سے ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 4 - دسمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے معزول وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی طرف سے اسمبلی توڑنے کے صدارتی حکم کے خلاف دائر کی گئی آئینی درخواست میں صدر پاکستان، نگران وزیر اعظم، سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ اور اٹارنی جنرل آف پاکستان کو نوٹس جاری کر دیا ہے اور حکومت کو ہدایت کی ہے کہ معزول وزیر اعظم کی طرف سے اسمبلی توڑنے کے صدارتی حکم کے خلاف پٹیشن کا دس روز میں جواب دیا جائے۔ سپیکر کے وکیل افتخار گیلانی اور بے نظیر کے وکیل اعتزاز احسن نے عدالت سے استدعا کی تھی کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی پٹیشن کے قابل سماعت ہونے کے سوال کو سپیکر کی پٹیشن کے ساتھ ہی نمٹا دیا جائے۔ جس پر عدالت نے کہا کہ یہ معقول تجویز ہے اور ہمیں قبول کرنی چاہئے۔ اس پر چیف جسٹس نے ہفتے کے روز سے سپیکر اور دیگر مقدمات کی سماعت تمام دن کرنے کا اعلان کر دیا۔

○ حکومت نے سابق وفاقی وزیر نواز کھوکھر اور او جی۔ ڈی۔ سی کے سابق چیئرمین رفعت عسکری کے خلاف کرپشن اور بدعنوانیوں کے تحت احتساب کمیشن میں ریفرنس دائر کر دئے ہیں۔ نگران حکومت کی طرف سے یہ پہلے دو ریفرنس ہیں جو چیف احتساب کمشنر کو کارروائی کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ یہ بات وزیر داخلہ نے صحافیوں کو بتائی۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ احتساب کا آغاز نہایت احتیاط سے کیا ہے۔ کسی کو وعدہ معاف گواہ نہ بنائیں گے نہ کسی خاص سیاسی پارٹی یا گروپ کو نشانہ بنائیں گے۔

○ کلرکوں نے کئی شہروں میں ہڑتال کی اور مظاہرے کئے۔ مظاہروں میں کہا گیا کہ احتساب ڈھونگ ہے غریب بھوکے مر رہے ہیں۔ خزانہ لوٹنے والے پھر الیکشن کی تیاری کر رہے ہیں۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خاں لغاری نے کہا ہے اگر بے نظیر حکومت بحال ہو گئی تو میں یہ فیصلہ تسلیم کر لوں گا۔ لیکن ورکنگ ریلیشن شپ آئین کے مطابق ہو گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ نگران حکومت احتساب کے لئے ایسی تجاویز پر غور کر رہی ہے جس کے تحت آئندہ آنے والی حکومت احتساب کے عمل کو سبوتاژ نہیں کر سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات ہر صورت میں تین فروری کو ہوں گے کوئی رکاوٹ مجبوری یا مصلحت انتخابات کے التوا کا باعث نہیں بن سکتی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے ملتان بنچ نے صدر کو احتساب سے مستثنیٰ قرار دینے کے خلاف آئینی پٹیشن مسترد کر دی۔ اور کہا کہ صدر اور گورنروں کے خلاف کسی بھی عدالت میں فوجداری کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ انہیں احتساب آرڈی ننس کے تحت لانا آئین کے آرٹیکل 248 (2) کی سنگین خلاف ورزی ہو گی۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ 90 فی صد پاکستانی پہلے احتساب چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ عوام چاہتے ہیں کہ الیکشن موخر کر کے قومی خزانہ کھا جانے والے سیاست دانوں اور بیوروکریٹس سے رقوم اگلوائی جائیں لیکن آئین میں 90 دنوں کے اندر انتخاب کرانے کی پابندی ہے۔

○ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ملک بھر میں قومی اسمبلی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ایک ہی روز یعنی 3۔ فروری 1997ء کو منعقد کرانے کا اعلان کیا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر نے بتایا کہ ملک کی 32 سیاسی جماعتوں کی طرف سے ملنے والی شفارشات پر غور کیا گیا 28 جماعتوں نے انتخابات ایک ہی دن کرانے کا مطالبہ کیا تھا۔ مسلم لیگ (ن) اور ایم کیو ایم نے الیکشن الگ الگ کرانے کی سفارش کی تھی جبکہ پیپلز پارٹی نے ایک ہی دن پولنگ کا مطالبہ کیا تھا۔

○ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے عام انتخابات کے سلسلے میں مسلح افواج سے مدد حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں بیلٹ پیپروں کی پرنٹنگ اور ترسیل کا کام فوج کے حوالے کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اگر کسی اور مدد کی ضرورت محسوس کی گئی تو اس کا فیصلہ کیس ٹو کیس کی بنیاد پر میرٹ کے ذریعے ہو گا۔

○ عوامی جمہوریہ چین کے صدر مسٹر جیانگ زی من کے لاہور پہنچنے پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا عوام نے خیر مقدمی نعرے لگائے۔ راستے کو جھنڈیوں بینروں اور دونوں ملکوں کے پرچموں سے سجایا گیا۔ مہمان صدر نے مزار اقبال پر پھولوں کی چادر چڑھائی۔ شہریوں کی طرف سے انہیں استقبالیہ دیا گیا۔ صدر چین نے چینی تصویروں کی نمائش کا افتتاح کیا اور گورنر ہاؤس کے عشائیہ میں شرکت کی۔ وہ لاہور ہی سے آج اپنے وطن واپس روانہ ہو جائیں گے۔

○ عوامی جمہوریہ چین کے صدر مسٹر جیانگ زی من نے کہا ہے کہ ہم 21 ویں صدی کے لئے پاکستان کے ساتھ مل کر دوستی کی عمارت تعمیر کریں گے۔ ہمارے دونوں ملکوں کی دوستی پر چیلنج پر پوری اتری ہے اور ہر عالمی اتار چڑھاؤ کے دوران بھی پاک چینی دوستی نے دونوں ملکوں کے عوام کے دلوں میں جڑیں مضبوط رکھی ہیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ اگر صدر احتساب نہیں کر سکتے تھے تو اسمبلی کیوں توڑی گئی۔ 3۔ فروری سے قبل احتسابی عمل ممکن نہیں رہا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت الیکشن بائی کاٹ، تحریک یا صدر کے خلاف میدان میں اترنے کا فیصلہ ایک ماہ بعد کرے گی انہوں نے مزید کہا کہ انتخابات میں آرٹیکل 62، متناسب نمائندگی اور احتساب کا خیال نہ رکھا گیا تو افراتفری کے ذمہ دار نگران ہوں گے۔

○ امریکہ کی سیکرٹ سروس نے ڈرگ مافیا سے تعلق رکھنے والے آٹھ ہزار پاکستانیوں کی فہرست تیار کر لی ہے۔ اس لسٹ میں نامور سیاست دان، بیوروکریٹس، تاجر، اور غیر سرکاری تنظیمیں شامل ہیں۔ اس لسٹ کی تیاری کے لئے ایوب آفریدی اور اقبال بیگ نے معلومات فراہم کی ہیں۔

○ نگران وفاقی وزیر سینیٹر شفقت محمود نے وزیر خارجہ کی جانب سے سینیٹ میں بتایا کہ پاکستان سی ٹی بی ٹی پر یک طرفہ دستخط نہیں کرے گا۔ پاکستان کی طرف سے اس موقف کا اعادہ کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ پاکستان اپنی سلامتی کو لاحق خطرات کے موثر خاتمہ سے قبل ایٹمی تجربوں پر پابندی کے جامع سمجھوتے سمیت ایسی کسی دستاویز پر یک طرفہ طور پر دستخط نہیں کرے گا۔

"میاں بھائی"
ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے ضرورت ہے •۔ آفس کلرک عمر 25 تا 35 سال
•۔ گھریلو ملازم (خدمتگار)
پتہ برائے رابطہ: پٹھہ کمانی فیکٹری گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین
جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون: 7932514
7932515

سٹاکسٹ: باٹا - سروس شوز کی جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
نیز سیل بھی جاری ہے
آپکے دیرینہ خادم
نیو رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ

ضلع جھنگ کا واحد منظور شدہ انٹرنیشنل پی سی او
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
اندرون ملک و بیرون ملک فوری کال کیلئے
فون: 212311
معلومات کیلئے
رابطہ نمبر 211911
ED المصور پبلک کال آفس
ریلوے روڈ ربوہ

اکسیر موٹاپا 30/- • ہمدرد نسواں حبوب اٹھرا لو 20/- • دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/- • زدجام عشق 800/- • اکسیر لیکوریا کیپسول 30/- • کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/- • سفوف اکسیر شوگر 30/-
جیبی دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659